تعارف و تبصرہ کتب

ارمغانِ حرم — جناب راسخ عرفانی

ضخامت — ۹۶ صفحات مجلد مع رنگین گرد پوش

کاغذ، کتابت، طباعت نہایت اعلیٰ — قیمت: -/۱۲ روپے

ناشر — مکتبہ نور، ڈائمنڈ بلڈنگ گوجرانوالہ

جناب راسخ عرفانی دنیائے شعر و ادب میں محتاجِ تعارف نہیں، وہ ایک نغز گو شاعر ہونے کے ساتھ ایک راسخ العقیدہ دردمند اور عشقِ رسول سے سرشار مسلمان ہیں۔ یہ کتاب ان کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے حضرت راسخ نے ہر نعت میں گل افشانیٔ گفتار کا معجزہ دکھایا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہمیں کیف و سرور کے ایک ایسے گلستان میں پہنچا دیتا ہے جس کے ہر پھول اور پتی کی دلآویز خوشبو سے مشامِ جان معطر ہو جاتا ہے۔ ہر شعر شاعر کے ذوق و شوق، عشقِ رسولؐ اور ندرتِ تخیل کا آئینہ دار ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بارگاہِ رسالت میں جناب راسخ عرفانی کا یہ ہدیۂ عقیدت درجہ قبول حاصل کرے گا اور آخرت میں ان کے لیے وسیلۂ نجات ثابت ہو گا۔ ان شاء اللہ!

چند مقامات پر کھٹک پیدا ہوئی مثلاً صفحہ ۳۱ پر پہلا مصرع ہے۔

کوئی عیسےٰؑ، کوئی موسےٰؑ ہو سلیمان کوئی[1]

بلاشبہ حضورؐ سید المرسلین ہیں لیکن آپؐ کا دوسرے انبیاء سے تقابل کرتے وقت ان کے اسمائے گرامی کے ساتھ "کوئی" کا لفظ جچتا نہیں ہے۔ عیسیٰ علیٰ ہی تھے اور موسیٰؑ موسیٰ۔ اس صفحے پر تیسرے شعر میں بحرِ زخّار کو بحرِ ذخار لکھا گیا ہے۔ صحیح اور فصیح تر لفظ زخّار ہے۔

صفحہ ۴۹ پر یہ مصرع نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ ع سرسری نظر کا بھی اس کا جمال ہے جمال اور سرسری یعنی چہ؟

صفحہ ۵۲، ۵۳ اور بعض دوسرے مقامات پر گزرے کو گذرے کتابت کیا گیا ہے یہ قدیم طرزِ تحریر ہے آجکل اس قسم کے الفاظ کو "ز" سے کتابت کیا جاتا ہے۔ صفحہ ۸۴ پر "برین" میں یا کے نقطے چھوٹ گئے ہیں۔ صفحہ ۰۰ پر آخری شعر نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔

یوسف جیسے بکیں پیغمبر مفت سربازار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خود سرورِ کونینؐ نے منع فرمایا ہے کہ آپؐ کا تقابل دوسرے انبیاء سے اس طرح کیا جائے۔

یہ گزارشات جذبۂ خیرخواہی پر مبنی ہیں حاشا وکلا نکتہ چینی مقصود نہیں۔ فی الحقیقت یہ ایک بلند پایہ مجموعۂ نعت ہے اور ہر مسلمان گھرانے اور لائبریری میں رکھے جانے کے قابل ہے۔ (طالب ہاشمی)

[1] ملتے جلتے معنی میں یہ مصرع یوں مناسب رہے گا: لے کے آجائے اگر تختِ سلیمان کوئی (مدیر)